

رمضان المبارک — نیکیوں کا مہینہ

مولانا زرمحمد

اب تک یہ شمارہ آپ کے ہاتھوں میں پہنچے گا، اس وقت تک رمضان المبارک کے مقدس لمحات آپ کی دنیاوی زندگی میں ایک بار پھر نیکیوں کے موسم بہار کی صورت میں اطاعت خداوندی اور اتباع نبوی کے پاکیزہ گلاب کھلا رہے ہوں گے۔ ایک اہم بات جس کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے وہ یہ کہ لفظ ”رمضان“ میم کے سکون کے ساتھ غلط ہے۔ صحیح لفظ ”رمضان“ میم کے فتح (زبر) کے ساتھ ہے۔ لغت میں اس کے بہت سے معانی بیان کیے گئے ہیں، لیکن عربی میں اصل رمضان کے معنی ہیں ”جھلسا دینے والا“ اور ”جلادینے والا“ اسی مادے سے ایک لفظ ”الرمضاء“ کے معنی ہیں گرمی کی تیزی، دھوپ کی تیزی کی وجہ سے گرم زمین (مصباح اللغات: ص ۳۱۵)

رمضان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے جب اس ماہ کا نام رکھا جا رہا تھا اس سال یہ مہینہ شدید جھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا، لیکن اہل علم فرماتے ہیں کہ چونکہ اس مہینے میں اللہ اپنی رحمت سے بندوں کے گناہوں کو جلا دیتے ہیں اس لیے اس کو رمضان کہا جاتا ہے۔

روزے کی اہمیت: روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ شہروں میں عام لوگوں کی عادت ہے کہ شروع شروع میں بڑھ چڑھ کر روزہ رکھتے ہیں۔ بیچ کے روزے ترک کر دیتے ہیں اور آخر میں پھر روز لگا کر اہتمام کرتے ہیں حالانکہ پورے رمضان المبارک میں ہر عاقل بالغ مرد و عورت پر روزہ رکھنا فرض عین ہے۔ رمضان کا روزہ کسی وجہ کے بغیر چھوڑ دینا عظیم گناہ ہے، لوگ بلا وجہ بہانہ بنا کر معمولی معمولی باتوں کی وجہ سے بے دھڑک روزہ توڑ دیتے ہیں یہ بڑی جسارت کی بات ہے اس کے برعکس بعض لوگ حقیقی اور شرعی عذر کے باوجود روزہ نہیں توڑتے اور بے تحاشہ مشقت میں مبتلا ہوتے ہیں یہ بھی نامناسب ہے، افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اعتدال کی راہ ہر جگہ مطلوب ہے۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ریان (سیرابی والا) ہے اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم) ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ ایک اور ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا۔ (بخاری و مسلم)

روزے کا مقصد کب حاصل ہوگا؟ روزے میں کوئی بھی چیز کھانا، پینا اور بیوی سے صحبت کرنا تو ہے ہی حرام، مگر اس کے ساتھ ساتھ اس مقدس مہینے کو گناہوں سے یکسر پاک کر کے گزاریں۔ اس مہینے میں نہ آنکھ پیکے، نہ کان غلط چیز سنیں، زبان سے کوئی غلط کلمہ نہ نکلے اور کسی کی غیبت نہ ہو۔ جھوٹ، دھوکہ، چوری، ڈاکہ غرضیکہ ہر گناہ سے مکمل اجتناب ہو، تب جا کر رمضان اور روزے کا بنیادی مقصد حاصل ہو جائے گا۔ ایک بات خاص طور پر یہاں قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ روزے کی حالت میں لوگ غصے سے پرہیز نہیں کرتے، کہا جاتا ہے فلاں کا چونکہ روزہ ہے، اس لیے بات بات پر غصہ کرتے ہیں، حالانکہ غصے سے پرہیز کرنے کا روزے سے خاص تعلق ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ مواسات کا مہینہ ہے، عنحواری کا مہینہ ہے، لہذا غصہ اور غصہ کی وجہ سے سرزد ہونے والے جرائم اور گناہ مثلاً جھگڑا، مار پٹائی اور ڈانٹ ڈپٹ سے پرہیز کی ضرورت ہے۔ اس ماہ میں بالخصوص حرام آمدنی سے بچنا چاہیے۔ اس ماہ میں حرام آمدنی سے مکمل کنارہ کشی اختیار کی جائے تو اس کی برکت سے بقیہ زندگی میں بھی حرام کی آمیزش سے بچنا کوئی دشوار نہیں ہوگا اور رفتہ رفتہ حرام آمدنی سے مکمل نجات ملے گی۔

ضیاع وقت کا نقصان: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: الصیام جنۃ مالم یخرقہا روزہ آدمی کے لیے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے، یعنی ڈھال کی طرح روزہ سے اپنے دشمن شیطان سے حفاظت ہوتی ہے، جھوٹ اور غیبت سے روزہ پھٹ جاتا ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں روزہ کاٹنے کے لیے مشغلہ اس کو قرار دیا جاتا ہے کہ واہی بتا ہی، میری تیری باتیں شروع ہو جائیں، جھوٹ، غیبت اور بدنگاہی جیسے گناہ دن میں روزہ کے احساس کو معدوم کرنے کے لیے اکثر و بیشتر کیے جاتے ہیں۔ اس طرح وقت گزارنے کے لیے فلمیں دیکھنا ایک عام فتنہ ہے حالانکہ وقت اور خاص کر رمضان کے یہ لحاظ کتنے قیمتی ہیں۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے ”میں اس بات کو معیوب سمجھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی لایعنی زندگی بسر کرے، نہ دنیا کے لیے کوئی عمل کرے نہ آخرت کے لیے“ اس لیے اس ماہ مقدس کے آنے سے پہلے پہلے اپنا ایک نظام الاوقات ترتیب دینا چاہیے۔ جس کے مطابق عمل کر کے ماہ مبارک کے زیادہ سے زیادہ برکات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ کچھ وقت قرآن کی تلاوت کے لیے متعین کیا جائے اور وقت کا ایک حصہ اسلامی اور دینی کتب کے مطالعہ کے لیے مختص کیا جائے، علماء حق کے درس قرآن اور بزرگوں کی روحانی محافل میں شرکت کر کے روحانیت سے لبریز، ماہ رمضان میں اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ کی جائے تو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے نیک اعمال پر قائم رہنے کی توفیق مرحمت فرمادے۔

تبلیغ دین اور ماہ رمضان: رمضان المبارک کے مہینے کو تبلیغ دین اور اشاعت حق سے ایک خاص نسبت و تعلق ہے، رمضان المبارک میں خصوصاً بارہ ایسے واقعات رونما ہوئے جو دعوت و تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کی راہوں میں کامیابی کا زبردست موڑ ثابت ہوئے۔ قرآن کریم کے نزول کی ابتداء اسی ماہ مبارک میں ہوئی جو اول تا آخر دعوت اور تبلیغ

ہے، غزوہ بدر اسی مبارک مہینے میں لڑی گئی، حق و باطل کے سب سے پہلے اس معرکہ میں کفر و باطل کا زور ٹوٹ گیا اور حق غالب ہوا، اسی ماہ مقدس میں فتح مکہ جیسا زبردست فتح عظیم کا واقعہ پیش آیا، غرضیکہ اسلامی انقلاب کا مکمل پروگرام ماہ رمضان میں موجود ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ حق اور نیک بات کی تلقین کریں۔

تراویح و اعتکاف: رمضان میں دن کا خاص عمل تو روزہ ہے مگر رات کا ایک خاص عمل تراویح ہے۔ ہر باشعور مسلمان اس ماہ مبارک میں کم از کم ایک دفعہ تراویح میں قرآن پاک سننے یا سنانے کے ذریعے ضرور ختم کرتا ہے۔ بیس رکعات تراویح کا سلسلہ تو شروع سے آ رہا ہے، لیکن تقریباً ایک صدی سے رمضان کے مبارک مہینے میں ایک المیہ کا ظہور ہونے لگا ہے وہ اس طرح سے کہ ان تمام مسلمانوں کو جو بیس تراویح پڑھتے ہیں، بدعتی کہا جاتا ہے۔ یہ بہت تعجب کی بات ہے کیونکہ تاریخ اہل کھلفاء کے مطابق ۱۵ھ میں حضرت عمر فاروقؓ نے تراویح کی جماعت شروع کرائی اور سیدہ عائشہ کا وصال، ۷۵ھ میں ہوا، پورے بیالیس سال اماں عائشہؓ کے حجرہ کے ساتھ متصل مسجد نبوی میں بیس رکعات تراویح کا سلسلہ جاری رہا۔ اماں عائشہؓ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت فرماتی ہیں کہ ”جس نے اس دین میں بدعت جاری کی وہ مردود ہے“ (بخاری و مسلم) مگر یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ اماں جان نے بیالیس سال میں ایک دفعہ بھی تہجد والی حدیث کو بیس تراویح والوں کے خلاف پیش فرما کر بیس تراویح کو بدعت قرار دیا ہو۔ تفصیل کا یہ مقام نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آ جاتا تو نبی علیہ السلام پوری پوری مستعدی ظاہر فرماتے، رات کو زندہ کرتے (ساری رات عبادت میں گزارتے) اور ازواج مطہرات کو بھی جگاتے (بخاری ج ۱، ص ۳۷۱) اس لیے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کی خاطر ”سب سے تو زرب سے جوڑ“ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اعتکاف کا عمل اختیار کرنا چاہیے، ہمارے ہاں خاص کر نوجوان اعتکاف کے لیے بڑے شوق اور جذبے کے ساتھ بیٹھتے ہیں مگر آداب و مسائل اعتکاف کی رعایت نہیں کرتے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سنسنو عمل کو سنت کے مطابق ادا کرتے ہوئے آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کیا جائے اور اس رات کی برکات سے جھولیاں بھرتے ہوئے خوب کمائی کی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق نصیب فرمائیں۔

☆☆☆

زندگی کیسے گزارنی چاہیے

زندگی ایسی گزارنی چاہیے کہ جو دوسروں کے لیے مشعل راہ بنے اور دعوت اسلام کا کام دے، مقناطیبت، جاذبیت ہونی چاہیے، جو افراد کو بھی کھینچے معاشرے کو بھی، جب جب ایسا ہوا تو انقلاب آیا اور اسلام کو بزا فروغ ہوا، حضرت خولید معین الدین چشتی اجمیر آئے اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے۔ سید علی محمد انیسوی کشمیر گئے وہاں کی اکثریت نے اسلام قبول کیا۔ اسی طرح حضرت سید احمد شہید اور ان کے رفقاء کو کچھ لیجے جہاں سے گذرے وہاں حیات جمیلی اور بزرگی تعداد میں لوگ تابع ہوئے۔ (ملفوظات: مکتبہ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی)